

## جمہورتیا، مارشل لا اور ہائبرڈ ماڈل کو آزما کر ماکامی کا منہ دیکھنے کے بعد بھی کیا وہ موقع نہیں آیا کہ ہم اللہ سے رجوع کرتے ہوئے اسلام کے نظام خلافت کی جاب لوٹ آئیں؟

جمہورتیا، آمرتیا اور ہائبرڈ ماڈل کے شیطانی گول چکر سے گزرنے کے بعد پاکستان ایک بار پھر دورِ اوہے پر کھڑا ہے۔ نیشنل ڈائلاگ اور Truth and Reconciliation کمیشن جیسے اقدامات کی بازگشت ایک بار پھر اقتدار کی بندرگاہ کا فارمولہ لے کر سچی لاج حاصل اور اس بوسیدہ نظام میں جان ڈالنے کی کوشش پاکستان کے عوام ایک انقلابی تبدیلی کے منتظر ہیں اور موجودہ سیاسی و فوجی قیادت اور ان کے درمیان ہونے والی بیک ڈور یا باضابطہ ڈائلاگ محض اشرافیہ کے درمیان اور وسائل کی تقسیم کا فارمولہ لے کر علاوہ کچھ نہیں۔ یہ اپروچ اور اس طرح کی سیاست کبھی بھی پاکستان کے عوام کے مسائل حل نہیں کر سکتی، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کوئی سیرئیس ایجنڈا ہے ہی نہیں۔

پاکستان کے سیاسی نظام کا حقیقی مسئلہ حاکمیت اعلیٰ کا اسان کے پاس ہو مابہ خواہ وہ ایک آمر کے پاس ہو یا 342 افراد کی پارلیمنٹ کے پاس۔ اسی حاکمیت کے مشرف نے پاکستان کی سرزمین، ہوائی کواپڈور، افواج اور وسائل چند ڈالروں کے عوض امریکہ کے چرنوں میں پیش کر دیں، اور سٹریٹس میں سریم کے ذریعے پارلیمنٹ نے اس کی توثیق بھی کر دی، اسی سانی حاکمیت کے تمام چوری اور لوٹ مار این آرا قانون کے ذریعے معاف کر دیئے گئے۔ یہ سانی حاکمیت ہی تھی جس کے زرداری اور اس کے حواریوں نے سی این جی لا سیدہ ہوں یار نیشنل پاور، ہر شعبے میں کرپشن کا راستہ ہموار کرنے والی پالیسیاں ترتیب دیں، امریکہ کا ریمنڈ ڈیوس۔ ٹورک ہو، ڈرون حملوں کے لئے فاما میں امریکہ کو اجازت دینی ہو یا آئی ایم ایف سے معاہدے، یہ سب صریح حرام اعمال قانونی طریقے سے کیے گئے۔ نواز دور میں آئی ایم ایف سے جھگڑے، نیشنل ایکشن پلان کے ذریعے امریکی پاکستان کے ہر شہر منتقل کرنا، سی پیک کے نام پر پاکستان پر سودی مرضوں کے انبار لادنا، ایکسویس سریم کے ذریعے امریکی کیلئے متبادل عدالتی ڈھانچہ چننے اور مودی کی یاری ہو یا لبرل پاکستان بنانے کے کھلے عام اعلانات، سب اسی سانی حاکمیت کے ساخنائے ہیں۔ اور یہی سانی حاکمیت ہے جس کے باجوہ عمران ہائبرڈ میں پوری پاکستانی معیشت آئی ایم ایف کے ہاتھوں یرغمان ہے۔ ہندو ریا۔ کشمیر ہرپ کو گئی اور پاکستان کے حکمران کے ذریعے اسے واپس لینے کے بجائے گلگت بلتستان کو صوبہ بنا کر مودی کے غیر قانونی اور جبری قبضہ کے لئے بین الاقوامی جواز مہیا کر رہے ہیں۔ پس اصل کینسر کے علاج کے بجائے محض نمائشی تبدیلیاں کیسے پاکستان کے مسائل کا حل کر سکتیں ہیں؟

پاکستان کے عوام اس سرمایہ دارانہ معاشی نظام کا انہدام چاہتے ہیں جس نے ان کا خون نچوڑ لیا ہے اور ان کے بچوں کے منہ سے نوالہ بھی چھین رہا ہے۔ اللہ کی حاکمیت پر مبنی خلافت کا نظام ہی لوگوں کو اس ظلم سے نجات دلائے گا۔ پاکستان کے عوام اس لبرل معاشرتی نظام کا خاتمہ چاہتے ہیں جس نے ان کے خاندانی نظام کو تہس نہس کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ خلافت ہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات کے ذریعے پرسکون خاندانی نظام کو بحال کرتی ہے۔ پاکستان کے عوام اس انگریزی عدالتی نظام کو سوات گز زمین کے اندر دفن دیکھنا چاہتے ہیں جس نے انصاف کا حصول ان کے لیے ناممکن بنا دیا ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو عوام کو فوری اور مفت انصاف مہیا کرتی ہے۔ پاکستان کے عوام اس تعلیمی نظام کا خاتمہ چاہتے ہیں جس نے علم کو دنیاوی اور دینی میں تفریق کر کے رکھ دیا ہے اور مغرب کو ستے فکری اور معاشی مردور مہیا کر رہی ہے۔ خلافت نے ہی مسلم دنیا کے شہروں کو علم و فنون کا مرکز بنا دیا۔ پاکستان کے عوام اس جمہورت اور آمرت کے شیطانی گول چکر کا خاتمہ چاہتے ہیں جس نے انہیں استعمار کی غلامی کے سوا کچھ نہیں دیا۔ نیشنل ڈائلاگ کے ڈھکوسلے عوام کی امنگوں کے عکاس نہیں۔ آگیا ہے کہ سانی حاکمیت کے مرضی کو جڑ سے اکھاڑ کر اللہ کی حاکمیت کی جاب واپس لو ما جائے۔ خلافت کے انہدام کو 100 اسلامی سال ہونے کو ہیں، جبکہ ایک خلیفہ کے بعد اگلے خلیفہ کے تقرر کا حد درجہ شرع کے لحاظ سے تین دن اور تین راتیں ہیں۔ تو اے اہل قلوب! لوگوں! ہونے والے ہیں اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے تیار ہے۔ ﴿قَدْ بَيَّنَّا﴾ اور وہ پوچھیں گے کہ ایسا کب ہوگا؟ کہہ دو (کیا معلوم) کہ یہ بہت فریب آگاہو (سورہ اسراء: 51)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس